كلمة الحرمين

رئیس التحریر کے قلم سے

﴿الیوم أکملت لکم دینکم وأتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً﴾

اتمامِ نعمت

ماہِ ربیع الاول کو اسلام میں ایک استثنائی حیثیت حاصل ہے اور وہ اس لئے کہ اس میں ازلی اور ابدی طور پر وہ نابغۂ روزگار ہستی مقدس منصۂ شہود پر تشریف فرما ہوئی جو وُلدِ آدم ہو کر پھر آدمؑ اور ساری وُلدِ آدم کی سردار و سرتاج ہوئی۔ یہ وہ ذاتِ کریم ہے جس کا نامِ نامی، اسمِ گرامی جناب محمد ﷺ ہے۔ یہ وہ طاہر و مطہر شخصیت ہیں جس پر نبوت کا اختتام اور ہدایت کی نعمت کا اتمام ہوا۔ آپ ﷺ کے ذریعے، وہ ہدایت پوری کی پوری، دنیا میں بھیج دی گئی جو خالق و مالکِ ارض وسماء نے قیامت تک آنے والے ''انس وجن'' کیلئے رکھی تھی۔ ہدایت کا یہ سلسلہ حضرت آدمؑ سے شروع ہوا اور یہی نبوت کا نقطہ آغاز ہے۔ پھر یہ ہدایت سیدنا و مولانا محمد ﷺ پر اتمامِ نعمت کے نام سے مکمل ہوئی اور ساتھ ہی نبوت کا سلسلہ آپ ﷺ کے بعد منقطع ہو گیا۔

یہاں ایک نکتہ سامنے آتا ہے: بھلا اللہ تعالیٰ نے ساری کی ساری ہدایت آنحضرت ﷺ کے ذریعے دنیا میں بھیج دی تھی یا اس کا کچھ حصہ اپنے پاس باقی رکھ لیا تھا؟ اور اگر رکھ لیا تھا تو وہ ہدایت کب اور کس ذریعہ سے اور کس کیلئے ہے؟ ہمارے نزدیک ساری کی ساری ہدایت آپ ﷺ کے ذریعے دنیا میں آچکی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس ہدایت کا کوئی حصہ بچا کر نہیں رکھا تھا اس لئے اب ہمارے پاس کوئی نئی ہدایت نہیں آسکتی۔ اور نبوت کا سلسلہ منقطع ہو جانا، اس پر عقلی و منطقی دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی ہدایت، اپنے بندوں کیلئے اپنے انبیائے کرامؑ پر آسمان سے اتاری ہے۔ چونکہ ہدایت پوری کی پوری آگئی اس لئے کوئی نیا نبی نہیں آسکتا اور اسی لئے نبوت یا ظلی و بروزی نبوت کا ہر مدعی دجال ہے۔ اسی طرح کوئی مزید نیکی دنیا میں رائج نہیں ہو سکتی جو ہدیِ محمدی ﷺ میں، رحلتِ محمدی ﷺ کے بعد داخل ہو گئی ہو۔ اس کا نام بدعت ہے اور اس کا موجد خود گمراہ اور دوسروں کا گمراہ کن ہے۔

آنحضرت ﷺ کی ولادت باسعادت کے حوالے سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ڈنمارک کا کوئی خبیث اخبار نویس تواتر کے ساتھ کوئی ایسے خاکے شائع کرتا رہتا ہے جن کے ذریعے ہمارے نبی کریم ﷺ کی

توہین ہوتی ہے۔اس کا پہلا جواب تو یہ ہے۔''آسمان پر تھوکا، منہ پر پڑا''۔کتا اگر کسی بھلے مانس کو بھونکنے لگ جائے تو اس کی بھل منسکی، شرافت ونجابت اور علو مقام پر کوئی منفی اثر مرتب نہیں ہوتا۔اس لئے ڈنمارک کا وہ ملعون صحافی کتا ہے اس کی عف عف سے ہمارے پیارے حبیب ﷺ پر کوئی اثر نہیں پڑتا، البتہ ہمارے جذبات ضرور مجروح ہوتے ہیں، پر...... ستم یہ ہے کہ ہمارے صدر صاحب کے جذبات مجروح نہیں ہوتے۔اس سے پہلے عامر شہید چیمہ اس کتے کی گردن مروڑنے کی کوشش کر چکا ہے۔کاش! کوئی مسلمان حکومت یہ مسئلہ اقوامِ متحدہ میں اٹھائے، ہم کیا کر سکتے ہیں؟ ہم بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ڈنمارک کے سفیر کو دفتر خارجہ میں طلب کر کے کم از کم احتجاج تو کرتے مگر یہ حکومت کا کام تھا۔زلزلہ میں ڈنمارک کی مدد کی رقم واپس کریں اور اس سے سفارتی تعلقات منقطع کر لیں۔مگر یہاں وہ پاکستانی آڑے آتے ہیں جو وہاں روزگار کے سلسلے میں مقیم ہیں۔لہذا ہمارے ہاتھ پاؤں بندھے ہیں۔ احتجاجی مظاہروں میں ڈنمارک کے مال کا مقاطعہ کرنے کا نعرہ بھی لگتا ہے مگر عملاً مقاطعہ کوئی نہیں کرتا ہے۔ہمارے اخبارات بھی ڈنمارک کے صدر اور وزیر اعظم کے خاکے کتے کی شکل میں بناتے اور اس اخبار کے ایڈیٹر اور خبیث خاکہ ساز کو کتے کی طرح بھونکتا دکھاتے تو شاید انہیں کوئی عبرت یا شرم آتی مگر اہل مغرب کو شرم کہاں!

آنحضرت ﷺ کی ذاتِ اقدس پر خود اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ درود وصلوٰۃ بھیجتے ہیں اور ہمیں بھی یہی حکم ہے۔اس لئے ہم تمام مسلمانوں کو ہدایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ پر کثرت سے درود ابراہیمی پڑھا کریں۔درود کے فضائل سے ہر مسلمان آگاہ ہے اور ایک برکت یہ کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر درود پڑھا تو گویا اللہ تعالیٰ سے ساری دعائیں مانگ لیں۔لیکن یہ سب فضائل وبرکات درود ابراہیمی کی ہیں۔بدعی درود سے اسی طرح اجتناب واجب ہے جس طرح دیگر بدعات سے۔ہمارے نبی کریم ﷺ کی نعت سے قرآن شریف معمور ہے، ارشاد ہوتا ہے ﴿وما أرسلناک الا رحمةً للعالمین﴾ ''آپ ﷺ تمام جہانوں کیلئے سراپا رحمت ہیں'' آپ ﷺ خُلقِ عظیم کے مالک ہیں، والضحیٰ کے چہرۂ انور کے مالک ہیں۔سیدہ عائشہؓ راوی ہیں۔چودہویں رات تھی۔بدرِ منیر آسمان پر ضوفشاں تھا۔آنحضرت ﷺ صحن میں استراحت فرماتے۔چہرۂ انور، بدرِ منیر کے سامنے تھا۔میں کبھی چہرۂ انور اور کبھی بدرِ منیر کو دیکھتی اور فیصلہ نہ کر سکتی کہ ان میں سے کون زیادہ خوبصورت ہے۔ہر ہر پہلو سے دیکھا، دونوں کی تابانیاں دیکھیں اور آخر اسی فیصلے پر پہنچی کہ مدینہ کا چاند، آسمانی چاند سے زیادہ خوبصورت ہے۔

ہمیں اس بات پر بڑی خوشی ہے کہ مسلمانانِ عالم اپنے پیارے حضور ﷺ سے بڑی محبت کرتے

ہیں۔آپ ﷺ کا نام مبارک سن کر ﷺ کہتے ہیں۔مگر یہ کہنے کی بھی اجازت چاہتا ہوں کہ آپ ﷺ کی تعلیمات پر عمل نہیں کرتے۔ ہماری زندگیاں، اسلامی احکام کے تابع نہیں ہیں۔ یہ تو درست ہے کہ ملک کا انتظام سیکولر لوگوں کے ہاتھ میں ہے لیکن یہ ہاتھ اتنے لمبے نہیں کہ ہماری نجی زندگی تک پہنچ جائیں۔ یہاں ہم آزاد ہیں۔ اگر ہم اسلامی لباس، اسلامی معاشرت اور طرزِ حیات اپنالیں تو ہمیں کوئی روک نہیں سکتا۔اگر ہم آنحضرت ﷺ کی محبت میں آپؐ کی تعلیمات پر عمل کا عنصر شامل کر دیں تو جہانوں کی بادشاہی ہمارے قدم چومنے کو تیار ہے۔ اورنگِ خلافت الٰہیہ ہمارے لئے خالی ہے۔اگر ہم آنحضرت ﷺ کی غلامی اپنالیں تو پھر امریکہ کی غلامی سے چھوٹ جائیں گے۔اسی غلامی سے انحراف کی سزا،ہمیں امریکہ سمیت ملک کے اندر اور باہر کئی قسم کے طاغوت کی بندگی کی صورت میں مل رہی ہے۔آزادی چاہتے ہو تو محمد ﷺ کی غلامی کو قبول کرلو۔یہی ہماری دنیوی فلاح اور آخرت کے فوزِ عظیم کی سچی اور پکی ضمانت ہے۔ (وما علینا الا البلاغ)

مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ کے ناظم اعلیٰ مولانا شعیب احمد میر پوری و برادران کو صدمہ

مورخہ 25 جنوری بروز جمعۃ المبارک مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ کے ناظم اعلیٰ مولانا شعیب احمد میر پوری اور (حبیب احمد، فیاض احمد و محمد الیاس) کے بڑے بھائی اللہ دتہ ولد سید محمد وفات پا گئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون. مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، متقی، پرہیز گار، با اخلاق اور بڑے ہی ملنسار تھے۔

مرحوم کی نماز جنازہ رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر نے ڈھلہ (اسلام گڑھ) میں پڑھائی۔نماز جنازہ میں مرکزی جمعیت اہل حدیث اور اہل حدیث یوتھ فورس کے علاوہ ہر مکتب فکر سے احباب نے شرکت کی۔

حاجی شیخ محمد اشرف سیٹھی کا انتقال پر ملال

مورخہ 16 جنوری جہلم شہر کی معروف کاروباری اور جماعت اہل حدیث کی مخیرّ شخصیت حاجی شیخ محمد اشرف سیٹھی مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم مرکزی جامع مسجد چوک اہل حدیث کے مستقل نمازی تھے۔اللہ نے انہیں یہ خوبی عطا کی تھی کہ اللہ کے دیے مال سے بے لوث خرچ کرتے تھے۔عام طور پر پورا سال اور بالخصوص رمضان المبارک میں ملک بھر سے جامعات و مدارس سے آنے والے تمام سفیروں کے ساتھ بھرپور تعاون کرتے تھے۔کبھی کسی کو خالی ہاتھ واپس نہیں لوٹایا۔

مرحوم کی نماز جنازہ رئیس الجامعہ نے پڑھائی۔